دارالعلوم حقانیہ

ایک ایرانی اخبار کی نظر میں

آج سے ۲۰ سال قبل تہران (ایران) سے شائع ہونیوالے اخبار "فرد" کے ۱۹۷۳ء کے شمارہ میں جناب محمد حسین تسبیحی صاحب کے قلم سے دارالعلوم حقانیہ کے بارے میں حسب ذیل تاثراتی مضمون شائع ہوا---------(ادارہ)---

دارالعلوم حقانیہ یکے ازمراکز علوم اسلامی پاکستان درشہر اکوڑہ خٹک است مسئول وموسس ایں دارالعلوم مولانا عبدالحق است ہم اکنوں نمائندہ مجلس شوریٰ ملی پاکستان نیز می باشد، وقتیکہ بایں مدرسہ وارد گشتم، اورا دیدم کہ حلقہ درسی تشکیل دادہ وبیش از ۵۰۰ طالب علم گرد او حلقہ زدہ ماند دی باخوش روئے مراپذیرفت ومحبت فراوان فرمود، وایں چند جملہ رابہ زبان فارسی در دفتر من یادداشت کردہ۔

"-----بیش ازحد مسرور شدم کہ یک نفر از ایران مرکز تحقیقات فارسی ایران و پاکستان بہ ایں مدرسہ اسلامی آمدہ است مملکت خداداد ایران وباشندگان آں در حق پاکستان وطلبہ علوم دینیہ خصوصاً دربارہ دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک بسیار خیر خواہ ہمدرد ہستند، خداوند کریم پاکستان وایران کہ برادران مشفق ہستند، متفق وسرسبز گرداند واز آفات وبلیات محفوظ دارد عبدالحق عفی عنہ---"

دارالعلوم حقانیہ درحال حاضرہ طلبہ ومدرس واستاد، دارد کہ از قرآن خوانی آغاز می کنند وتا درجہ اجتہاد می رسند وسائل زندگی وغذا وخوابگاہ از ہر جہت درمدرسہ آمادہ است ودر سال ۲۰۰۰۰۰ روپیہ خرج می شود۔

علاوہ برپاکستان از ایران وافغانستان وتایلند ہم درایں مدرسہ تحصیل می کنند، بسیاری از بزرگان اسلامی وعلمائے دینی ازایں مدرسہ دیدن کردہ اند مجلہ الحق ہمہ ماہہ مطالب وموضوعاتی ارزندہ در علوم اسلامی ازادرہ انتشارات مدرسہ حساب می شود۔

کتاب خانہ دارالعلوم حقانیہ ۳۲۹، مجلد کتاب چاپی (عربی وفارسی واردو وپشتو) درچہل وشش علم اسلامی و ۹۷، نسخہ خطی دارد آقائے گل رحمن کتاب دار کتاب خانہ توضیح داد کہ کتابہائے دیگر ہم از ممالک اسلامی خریدہ ایم کہ بزودی می رسد، فہرست نسخہ ہائے خطی کتاب خانہ حقانیہ از طرف مرکز تحقیقات فارسی ایران وپاکستان تہیہ خواہد شد۔

از کلاس ہائے دارالعلوم حقانیہ دیدن کردم۔ شور عشق واشتیاق طالب علمان در تحصیل علوم اسلامی وصف ناپذیر است، کلیہ طالبعلمان روی دور استاد تدریس می نشینند وہمانند مکاتب قدیم بہ درس گوش می دہند، بحث وفحص می پردازند۔ بردیوار ہائے کلاس ہائے درس جملاتی بہ زبان ہائے عربی وپشتو فارسی واردو بہ خط خوش نستعلیق وثلث بستہ بود از جملہ۔

(۱) باادب بانصیب، بے ادب بے نصیب۔

(۲) کار دنیا کسے تمام نہ کرد۔

(۳) ہرچہ گیرید مختصر گیرید۔

(۴) مرد ناداں پہ کلام نرم ونازک بے اثر۔

(۵)۔۔ع۔۔۔۔ نابردہ رنج گنج میسر نمی شود۔
مزد آں گرفت جاں برادر کہ کار کرد

(۶) پہ خیر راغلے (پشتو،یعنی خوش آمدید)

(۷) ہر کلہ راشی (پشتو،ہمیشہ بیاید)

(۸)۔۔۔ع۔۔۔۔۔ ہزار بار بشوئم دھن بہ مشک و گلاب
ہنوز نام تو گفتن کمال بے ادبی است

بقیہ: بنگلہ دیشی علماء۔۔۔

کا فیض دور دراز تک پھیلا ہوا ہے۔ اور حضرت شیخ الحدیث صاحب کے بے شمار تلامذہ کے لحاظ سے بنگال بھی اس سے فیضیاب ہو رہا ہے۔ یہ مقام ہمارا روحانی مرکز اور اس کا ترجمان الحق ہمارے فکری محاذ کا رہبر اور راہنما ہے۔ آپ نے فرمایا۔جب صدر ایوب خان نے قرآن پر ڈاکٹر فضل الرحمن کے ذریعہ دست درازی کی اور الحق نے علم جہاد اٹھا کر ۲۲ نکاتی چارج شیٹ شائع کی تو مشرقی پاکستان میں اس سے آگ لگ گئی۔علماء کرام نے اس کا (بنگالی میں) ترجمہ کر کے لاکھوں کی تعداد میں گھر گھر پہنچایا اور بالآخر اس وقت کی حکومت نے شکست کھا کر سرِ تسلیم خم کیا۔ ایک چھوٹے سے قصبہ کے بے بضاعت علمی پرچہ کے ذریعہ اتنا بڑا کام اللہ کا فضل ہے جسے آئندہ تاریخ یاد رکھے گی۔

آپ نے فرمایا سید احمد شہید نے اکوڑہ خٹک سے علم جہاد بلند کیا تھا جو غداری کی وجہ سے بالاکوٹ میں ختم ہوا مگر یہ وہی فیض ہے جس نے سرزمین ہزارہ سے اٹھے ہوئے ایک شخص کے دین میں تحریفی کوششوں کا بھرپور تعاقب کیا۔اللہ تعالیٰ اُسے مزید توفیق دے۔